کشمیر... وہ شیر اَب ہوشیار ہوگا!

KASHMĪR... THE LION SHALL WISE UP NOW!

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ



ادارہ السحاب، برِصغیر
As-Sahab Media (Subcontinent)

کشمیر...وہ شیر اب ہوشیار ہو گا!

استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمدللہ ربّ العالمین و الصلاۃ و السلام علی رسولہ الکریم

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي۔ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي۔ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي۔ يَفْقَهُوا قَوْلِي۔

کشمیر و پاکستان اور پورے برصغیر کے میرے عزیز مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

کشمیر کے جو حالیہ حالات ہیں کہ جہاں انتہائی طویل اور سخت کرفیو میں دفعہ 370 کا خاتمہ ہوا، سوا کروڑ سے زائد مسلمانوں کا کشمیر ایک بدترین جیل خانہ بن گیا، ذرائع ابلاغ پر مکمل طور پر پابندی ہے، خبروں کے نکلنے کے تمام تر راستے مسدود کیے گئے ہیں، اور ایک خوفناک خاموشی کے اندر ہمارے کشمیری بھائیوں پر بدترین مظالم ڈھائے جا رہے ہیں، تو یہ صورت حال انتہائی غیر معمولی ہے، یہ منظر بھارت کے تکبر، ہٹ دھرمی اوراس کے آگے کے خطرناک عزائم کی بھی عکاسی کرتا ہے، یہ واضح کرتا ہے کہ مسلمانوں کی دینی حمیت کچلنے، ان کی تحریک آزادی کی بیخ کنی کرنے اور کشمیر میں ان کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرنے کے لیے آئندہ بھی یہ ہر ظالمانہ ہتھکنڈہ استعمال کریں گے اور شرافت وانسانیت کا جو یہ خون کرتے ہیں، اس کو بڑے دھڑلے سے قانونی اور آئینی لبادہ بھی اوڑھائیں گے۔

عزیز بھائیو! ان مظالم کا تماشہ ہم نے دیکھنا ہے، بیکار تبصرے، خالی خولی نعرے اور برائے نام یکجہتی کے مظاہرے ہم نے صرف کرنے ہیں یا اللہ کی طرف سے کوئی سنجیدہ عمل بھی ہماری ذمہ داری بنتا ہے؟ واقعہ یہ ہے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے، اس میں ہماری آپ کی آزمائش ہے۔ یہ واقعات ہر مسلمان کے ایمان و اسلام پر سوالیہ نشان بن کر اس کو پکار رہے ہیں۔ اگر اپنے بھائیوں کے اس درد پر ہم واقعی، دل سے دردمند نہ ہوں یا ہمیں درد تو ہو مگر یہ درد ہمیں اخلاص کے ساتھ میدان عمل میں نہ اتارے تو سچ یہ ہے کہ ہم صحیح معنوں میں مسلمان نہیں ہو سکتے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: المسلم أخو المسلم لا یظلمه ولایسلمه۔ ''مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس پر ظلم ہوتا چھوڑتا ہے ''...اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کرنا اور ظالم کا ہاتھ روکنا فرض ہے، مگر عزیز بھائیو! حقیقت یہ ہے کہ کشمیر میں جاری اس ظلم کا خاتمہ صرف اُس وقت ہو سکتا ہے جب بطور امت اُن حقائق کو تسلیم کیا جائے جن پر ان حالیہ واقعات نے ایک دفعہ پھر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ یہ حقائق ہی ہیں جو ہمیں سراب اور حقیقت کے مابین فرق بتاتے ہیں اور یہ تاکید کرتے ہیں کہ یہ فرق کیے بغیر نہ آزادی کی منزل کی طرف قدم بڑھایا جاسکتا اور نہ ہی کہیں غاصبوں اور ظالموں سے اپنے اسلامی حقوق چھینے جاسکتے ہیں۔ یہ وہ حقائق ہیں جو غیر مبہم اور بالکل واضح ہیں اور کشمیر و ترکستان سے لے کر فلسطین و شام تک امت کے تمام مظلومین کو فتح و نصرت کا وہ راستہ دکھاتے ہیں جو سیدھا، یکتا اور کشادہ ہے۔ آیئے ان حقائق پر تھوڑی سی روشنی ڈالتے ہیں۔

ہندوستان، کہنے کو تو دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت ہے، مگر پہلی حقیقت جس پر دنیا کی یہ بڑی جمہوریت مہر تصدیق ثبت کرتی ہے، وہ جمہوریت کا ڈھونگ ہونا ہے! کشمیر میں بھارت کے ان اقدامات نے ایک مرتبہ پھر ثابت کر دیا کہ جمہوریت دراصل ایک فریب ہے، ایک دھوکہ ہے، سراب ہے، یہ غالب اور طاقتور اقلیت کی، مغلوب اور کمزور اکثریت پر تسلط و حکومت کا نام ہے، یہ صورت حال ہمیں بتاتی ہے کہ جس کے ہاتھ میں لاٹھی ہو اور جس کی گرفت میں دولت اور سرمایے کے خزانے ہوں، یہ جمہوریت بس اسی کے ہاتھ کا ہتھیار ہے۔ جب مقتدر طبقوں کی مرضی ہو تو یہ اپنے مفاد کو قانونی شکل دے دیتے ہیں، اس قانون کی تقدیس دلوں میں بٹھاتے ہیں اور اکثریت سے اس کی پوجا کراتے ہیں۔ مگر جب یہ مفاد بدل جاتا ہے، خواہش اور مرضی جب تبدیل ہو جاتی ہے تو پھر اپنے ہی ہاتھوں اس 'مقدس' قانون کو پامال کرتے ہیں اور اسے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتے ہیں۔ یہاں اس مقتدر طبقہ نے اپنے آئین میں درج کر رکھا تھا کہ کشمیر کے اندر کوئی قانون، کشمیری نمائندوں کی رضامندی کے بغیر نہیں بنے گا، سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس سب اس قانون کو آرٹیکل 370 کا نام دیتے تھے اور اسے آئین کی مستقل شق بتاتے تھے، مگر جب اسے تبدیل کرنے کا ارادہ ہوا تو ایک طرف سوا کروڑ کشمیری مسلمانوں کی زبان بندی کرنے، انہیں دبانے اور کچلنے کے لیے لاکھوں کی فوج حرکت میں لائی گئی، گلی گلی اور گھر گھر کے سامنے فوجی کھڑے کیے گیے اور ہر نعرہ اور ہر اجتماع کو جرم قرار دیا گیا تو دوسری طرف انہی غاصبوں اور ظالموں نے دور دہلی میں بیٹھ کر اس مجبور و مظلوم قوم سے متعلق فیصلہ صادر کر دیا، اُس قانون کو بیک جنبش قلم ختم کر دیا اور اس اقدام کو عین آئینی اور جمہوری بھی اعلان کیا۔ یہی جمہوریت ہے!

حقیقت یہ ہے کہ جمہوریت پاکستان کی ہو یا بھارت کی، اس کی ظاہری صورت خوبصورت ہو یا بدصورت، اس کے اندر کی بدروح ہمیشہ یہی غالب اقلیت کا مفاد ہوتا ہے، جس ہاتھ میں طاقت ہو یہ اسی ہاتھ کا کرشمہ ہوتا ہے۔

ہر جگہ طاقت و دولت کے زور پر مسلط ان فریب کاروں کے پاس پھر میڈیا نام کی جادو کی چھڑی بھی ہوتی ہے، جس سے جب چاہیں عوام کو ہنساتے ہیں اور جب چاہیں انہیں رلاتے ہیں، یہ جادو گر میڈیا ہی ہے جو سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بتاتا ہے، اس کا کام تباہی و بربادی کو تعمیر و آبادی دکھانا اور اقلیت کی خواہشات کو اکثریت کی امنگیں ثابت کرنا ہوتا ہے۔ لہٰذا مشرق ہو یا مغرب ہر جگہ حقیقی جمہوریت یہی دھوکہ اور فریب ہے۔ فرق بس اتنا ہے کہ کہیں لاٹھی نظر آتی ہے اور کہیں دولت و طاقت پردوں کے پیچھے سے اثر دکھاتی ہے۔

دوسری حقیقت جو یہ واقعات، بغیر کسی ابہام کے، ایک دفعہ پھر ہمیں بتاتے ہیں، وہ یہ کہ؛ غاصب کے آگے حقوق کی بھیک مانگنے سے حقوق کبھی نہیں ملا کرتے، ظالم کے خلاف پر امن جدوجہد کرنے سے وہ ظلم سے کبھی باز نہیں آتا، مسلمانانِ کشمیر کو جہاد و قتال چھوڑنے پر مجبور کرنے اور انہیں سیاسی جدوجہد کی پٹیاں پڑھانے والوں کو آج یہ حقیقت تسلیم کرنی چاہیے کہ بھارتی مظالم میں اضافہ ہی تب ہوا جب امتِ مسلمہ کو بھارت کے مقابل جہاد و قتال کی زبان بولنے کی جگہ مسلمانان کشمیر کے ساتھ محض خالی خولی اظہارِ یکجہتی کا راستہ دکھایا گیا۔ امن کی زبان تو صرف اُس کے ساتھ بولی جاتی ہے جو خود پر امن ہو، جارح نہ ہو اور جو خود منطق کی قوت اور افہام و تفہیم کا ذریعہ استعمال کرتا ہو، مگر طاقت ہی جس کی منطق ہو، جو ظلم و جبر اور ہتھیار ہی کے بل پر دوسروں کو دبا رہا ہو، تاریخ شاہد ہے کہ ایسے ظالم کے آگے پر امن رہنا خود اپنے ہی ہاتھوں اپنے حقوق سے دستبردار ہونا ہے۔ تکوینی اصول ہے کہ لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے۔ ظلم و جبر اور سرکشی و طغیان کو اگر کوئی چیز لگام دے سکتی ہے تو وہ حق کی تلوار ہے، اگر محض مذاکرات کی بھیک، مذمتی قراردادوں اور یکجہتی کے مظاہروں سے غصب شدہ حقوق لیے جاسکتے ہوتے تو کشمیر سے فلسطین تک کے مسلمانوں کی اشک شوئی ہو چکی ہوتی۔ یہی وہ حقیقت ہے جو اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ قرآن مجید میں ہم مسلمانوں کو، جن کی ذمہ داری ہی دنیا کو ظلم و فساد سے پاک کرنا ہے، باطل کے ساتھ تعامل کی زبان سمجھاتا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالی قوت و طاقت کے ذریعے فساد پھیلانے والوں کے ساتھ تعاون یا سمجھوتہ کرنے، اور جارح و جابر کے مقابل پر امن رہنے کا درس نہیں دیتا، اللہ تو اہل ایمان کو ایسے ظالموں کے خلاف کتب علیکم القتال فرما کر جہاد فرض کرتا ہے، اور ﴿وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ﴾ اعلان کر کے ان کے خلاف اُس وقت تک لڑتے رہنے کا حکم صادر کرتا ہے جب تک فتنہ وفساد ختم نہ ہو اور اللہ کا دین غالب نہ ہو۔ سورۃ الانفال میں اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کی تاکید کرنے اور جہاد و قتال کی ترغیب دینے کے بعد اللہ رب العزت فرماتا ہے؛ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ''اے ایمان والو!'' اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ ''اللہ اور رسول کی ندا پر لبیک کہو''، إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ ''جب وہ تمہیں اس عمل کی طرف بلائے جس میں تمہاری زندگی ہے''

گویا اس امت کی عزت و زندگی اللہ نے اپنی اطاعت اور اس اطاعت ہی کے تحت جہاد و قتال میں رکھی ہے، لیکن یہ جہاد اگر نہ ہو، تو ڈیڑھ ارب سے زیادہ مسلمانوں کے جم غفیر کی حیثیت بھی حدیث کے مطابق اس دستر خوان کی سی ہو گی جس پر دشمن بھوکوں کی طرح ہر طرف سے ٹوٹ پڑتے ہیں۔ لہٰذا ذلت و پستی سے نکلنے کا راستہ جہاد و قتال ہے، وہ قتال جو اللہ کی اطاعت میں ہو اور جو جہاد فی سبیل اللہ ہو اور جہاد فی سبیل اللہ وہ ہے جس کا مقصد اللہ کی رضا، اللہ کی شریعت کا نفاذ اور مظلوموں کی مدد و نصرت ہو۔

تیسری حقیقت جو کشمیر کے حالیہ واقعات سے ایک دفعہ پھر کھل کر واضح ہوئی ہے وہ یہ؛ کہ پاکستانی جرنیلوں اور حکمرانوں کی فطرت خود غرضی، منافقت اور خیانت پر مبنی ہے اور ان کا یہ طرزِ عمل ہی ہے کہ جس کے سبب آج مسلمانانِ کشمیر پر ظلم و جبر میں اضافہ ہوا ہے۔ اس ظلم و جبر کی وجہ ہی یہ ہے کہ مشرک ہندوؤں نے آج ہمارے ان بھائیوں کو تنہا اور بالکل نہتا سمجھ لیا ہے۔ بھارت کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ نہ امت مسلمہ کے ہتھیار و وسائل مسلمانان کشمیر کے کام آئیں گے اور نہ ہی امت کی کوئی جہادی تحریک کشمیر میں کبھی قدم رکھ سکے گی۔ یہ یقین دہانی کس نے کرائی ہے؟ وہ کون ہیں جو مجاہدین اور امت کے وسائل کو کشمیر میں داخل ہونے سے روکتے ہیں؟ یہ پاکستانی جرنیل اور حکمران ہیں! ان خائنین کا کشمیر میں بعینہ وہی کردار ہے جو عرب ممالک کی افواج اور حکمرانوں کا فلسطین میں ہے۔ عرب افواج کا کام مجاہدینِ امت کے خلاف فلسطین کی سرحدوں کو سیل کرنا، مسلمانان فلسطین کو اسرائیل کے سامنے تنہا کرنا اور امت مسلمہ کی جہادی تحریکوں کو ختم کرنا ہے۔ حال ہی میں امریکی صدر نے جب کہا کہ سعودی عرب کا شاہی خاندان اگر نہ ہو تو اسرائیل کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا تو یہ اس نے کوئی غلط بات نہیں کی، یہ سو فیصد صحیح ہے، یہی ان افواج و حکمرانوں کی حقیقت ہے، بالکل یہی کردار یہاں کشمیر میں پاکستانی فوج اور اس کی ایجنسیوں کا ہے۔ یہاں کے جرنیلوں کی یہ خود غرضانہ اور بزدلانہ روش اگر نہ ہوتی، یہ امت کے جہادی لشکروں کو وادئ کشمیر میں داخل ہونے سے اگر نہ روکتے اور وادی کے اندر کی جہادی تحریک کو اپنا ماتحت اور محتاج رکھنے کے مذموم ہتھکنڈے اگر استعمال نہ کرتے تو آج کشمیر کا یہ دل سوز منظر نہ ہوتا، آج یہ بزدل اور گیدڑ صفت ہندو شیر بن کر ہمارے بھائیوں پر اس طرح کبھی نہ غراتا۔

[فضیلۃ الشیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا ویڈیو کلپ]

> ”یہی وجہ ہے کہ عرب مجاہدین بھی افغانستان سے روس کی شکست کے بعد جہادِ کشمیر کا حصہ بننا چاہتے تھے۔ مگر امریکہ کی غلام پاکستانی حکومت اور فوج ان کے راستے کی رکاوٹ بنیں۔ پاکستانی حکومت اور فوج کا مجاہدینِ کشمیر کے ساتھ بھی وہی برتاؤ ہے جو روس کے انخلا کے بعد انہوں نے عرب مجاہدین، امارت اسلامیہ یا دیگر مہاجرین کے ساتھ کیا۔ پاکستانی فوج اور حکومت کی تمام تر دلچسپی مجاہدینِ کشمیر کو اپنے خاص سیاسی مقاصد کے حصول میں استعمال کرنے میں ہے۔ ان مقاصد کے حصول کے بعد یہ ان مجاہدین کو دبا دینا چاہتے ہیں یا ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ ان اقدامات کے نتیجے میں فائدہ اٹھانے والوں کا یہ خائن جتھہ بچتا ہے جن کی تجوریاں رشوت اور حرام مال سے بھری ہوئی ہیں۔“

پلوامہ واقعے کے بعد بھارتی جہاز پاکستان نے گرایا مگر اس کا فائدہ سارا کا سارا مودی کی جھولی میں ڈالا گیا۔ جہاز کے پائلٹ کو عزت و اکرام کے ساتھ واپس لوٹایا گیا، جہادِ کشمیر سے ایک دفعہ پھر برأت کی گئی، اسے دہشت گردی کہا گیا، پاکستان کے اندر بچی کھچی کشمیری جماعتوں کو غیر مسلح کرنے کی یقین دہانی کرائی گئی، ان جماعتوں کی مساجد، دفاتر اور گاڑیاں حکومتی تحویل میں لی گئیں اور اعلان کیا گیا کہ جہادِ کشمیر کی دعوت تک پر بھی یہاں مکمل طور پر پابندی ہوگی۔

[عمران خان (پاکستانی وزیرِ اعظم) کا کلپ]

> ”میں آج آپ کو ایک بات بتا دوں، کہ اگر کوئی بھی... یا پاکستان سے جا کے ہندوستان میں... وہ سمجھتا ہے کہ کشمیر میں وہ لڑے گا یا وہ جہاد کرے گا۔ وہ سب سے پہلے ظلم کرے گا کشمیریوں سے۔ اگر کسی طرح، کسی نے یہاں سے کوئی حرکت کی... میں کہنے لگا ہوں: 'وہ پاکستان کا بھی دشمن ہے، وہ کشمیریوں کا بھی دشمن ہوگا!'۔“

ان واقعات نے گویا پاکستانی فوج اور حکمرانوں کی بزدلی و خود غرضی اور منافقت و خیانت کا پردہ ایک دفعہ پھر چاک کر دیا، اس فوج کا اصل مطمحِ نظر محض اپنا مفاد تھا، مفاد ہے اور مفاد رہے گا، مسلمانانِ کشمیر کی نصرت کی خاطر یہ اپنی عیاشیاں اور مفاد خطرے میں ڈالیں؟ یہ کبھی نہیں ہو سکتا، ان کے مفاد محفوظ ہوں تو کشمیری مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ بھی توڑے جاتے ہوں، یہ کبھی ٹَس سے مَس نہیں ہوں گے۔

[شہید ذاکر موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کا صوتی کلپ]

> ”میرے محترم بھائیو!
>
> اس بات کو سمجھیے کہ جب پاکستان کی حکومت پر زخم لگے تو یہ ایک دن میں ہندوستان سے جنگ کے لیے تیار ہو گئے اور جب کشمیر میں ہماری کسی ماں کے جگر پر زخم لگتے رہے، جب ہمارے بہنوں کی روح پر زخم لگتے رہے، جب ہمارے بھائیوں کے جسموں پر زخم لگتے رہے تب یہ حکومت ہندوستان سے دوستی اور وفاداری کی باتیں کرتی ہے۔ ایسی کیا بات ہے کہ انہوں نے تب اپنے جہاز نہیں اُڑائے! جب آسیہ اور نیلوفر کا خون اس زمین پر گرا تھا، جب شوپیان اور پلگام میں مجاہدین کی جلی لاشیں وارثین کو ملیں، جب ۲۰۰۸ء، ۲۰۱۰ء اور ۲۰۱۶ء میں ہمارے بچوں کے سینے ہندوستانی گولیوں سے بھر دیے گیے۔ یاد رکھیے ان کو آپ سے کوئی محبت نہیں ہے۔ جیسے کہ میرے عزیز ساتھی ریحانؒ نے فرمایا تھا کہ ان ملکوں کا کوئی ایمان نہیں ہوتا ہے ان ملکوں کا صرف مفاد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پاکستانی حکومت اور ہندوستان کے کافروں کی سازشوں سے محفوظ رکھیں۔“

لہٰذا یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ کشمیری مسلمان جس حالت زار سے آج دوچار ہیں، اس کا سبب ظلم اور خیانت کے دو پاٹ ہیں اور ان دو کے بیچ ہی یہ پِس رہے ہیں، ظلم ہندوؤں کا ہے اور خیانت پاکستانی جرنیلوں کی ہے۔ کشمیری مسلمان ہندوؤں کے ظلم کے خلاف تو کھڑے ہوں مگر اس خیانت کا وہ علاج نہ کریں جو ہمیشہ ان کی پیٹھ میں خنجر گھونپتی ہے، تو یہ معرکہ کبھی سر نہیں ہوگا، انہیں ہندوؤں کے ظلم کے ساتھ ساتھ پاکستانی جرنیلوں کی خیانت کا بھی بندوبست کرنا ہوگا، ایسا ہوگا تو تب ہی کہیں جا کر وہ صبح طلوع ہو سکتی ہے جسے دیکھنے کے لیے عشروں سے یہ عظیم قوم قربانیاں دے رہی ہے۔

چوتھا نکتہ جو ایک دفعہ پھر ایک کھلی حقیقت بن کر ہمارے سامنے آرہا ہے، وہ اقوام متحدہ کا ظالم اور مسلم دشمن ہونا ہے۔ اقوام متحدہ، جو پانچ ڈاکوؤں کی دنیا پر چودھراہٹ کا نام ہے، اس کی اسلام دشمنی کی یہ حقیقت اس کی تشکیل، اس کی ساخت اور اس کی پوری تاریخ سے واضح ہے، کشمیر میں ہندو فوج کے مظالم اپنی انتہا کو پہنچ رہے ہیں، مسلمانانِ کشمیر کی کان پھاڑتی چیخیں پوری دنیا کو سنائی دے رہی ہیں مگر اقوام متحدہ ہے کہ جس کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی، پانچ بڑے مجرمین، جن کے پاس ویٹو کا اختیار ہے، ان کا اجلاس بند کمرے میں شروع ہوا اور بند زبانوں کے ساتھ ختم بھی ہوا، لیکن نتیجہ کیا نکلا؟ کسی کو کچھ نہیں پتہ! ظالم ہندوؤں کو ظلم سے روکنا تو دور کی بات ہے ان کے ظلم کو ظلم بھی نہیں کہا گیا۔ کیوں؟ اس لیے کہ ﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ﴾... کافر اور ظالم ایک دوسرے کے دوست و معاون ہوتے ہیں، پھر بھارت کے ظلم پر اس کا ساتھ دینا ان پانچ مجرمین کی تجارتی اور سیاسی ضرورت بھی ہے۔ کشمیر، چیچنیا و ترکستان سے لے کر شام و فلسطین تک امت مسلمہ کے ہر معاملہ میں اس کا کردار یہی ظالمانہ اور دشمنانہ رہا ہے۔ پس چوتھی حقیقت جو کہ ہمیں تسلیم کرنی ہوگی وہ اقوام متحدہ کا یہ اسلام دشمن، مسلم دشمن اور انسان دشمن کردار ہے۔ یہ ماننا ہوگا کہ اس سے کسی قسم کی خیر کی توقع رکھنا وحشی اور بے رحم دشمن سے رحم کی امید کرنا ہے۔

یہ وہ حقائق ہیں جن کو نظر انداز اگر کیا گیا، ان کے بیچ راستہ و طریق اگر نہ تراشا گیا تو مصائب در مصائب اور مظلومی در مظلومی کا یہ دور کبھی ختم نہیں ہوگا، ظلم و جبر کی یہ جو اندھیری رات ہے، یہ طویل سے طویل تر تو ہوگی، اس کی کالی گھٹائیں پھیلتی تو جائیں گی مگر وہ صبح پُر نور کبھی نمودار نہیں ہوگی جس کے لیے کشمیر سے آسام تک برصغیر کی یہ زمین ترستی آرہی ہے اور جس کے انتظار میں خراسان سے دہلی تک کے مسلمانوں کی آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔

عزیز بھائیو! وادیٔ کشمیر میں حریت اور فدائیت کا جذبہ پہلے بھی کبھی ماند نہیں پڑا ہے، مشرک ہندوؤں کے خلاف جذبۂ قتال بھی الحمدللہ یہاں ہمیشہ زندہ رہا ہے، لیکن یہ وادی عرصہ دراز سے ایک ایسی تحریک کا رستہ دیکھ رہی تھی کہ جس کی منزل ظلم و کفر کی ہر صورت سے آزادی اور اللہ کی مبارک شریعت کا نفاذ ہو، ایسی تحریک کا یہاں انتظار تھا جو دعوت و جہاد اور اتباعِ شریعت ہی کو اپنا راستہ سمجھتی ہو اور جو ہندو فوج کے مقابل تلوار کی زبان بولنے کے سوا کوئی اور زبان جانتی ہی نہ ہو، اُس تحریک کے لیے یہاں کی یہ سرزمین پیاسی تھی کہ جس کو دنیا کی کوئی فریب کار ایجنسی اپنے روبہ منزل سفر سے ایک انچ بھی نہ ہٹا سکے اور جو اپنے اس جہاد میں کسی دین دشمن اور منافق فوج کی ماتحتی کے لیے تیار کبھی نہ ہو۔ اہل ایمان دست بدعا تھے کہ یہاں کشمیر میں وہ تحریک اٹھے اور طوفان کی طرح برصغیر کو اپنی لپیٹ میں لے جو وطنیت اور قومیت کے لات و منات پر تیشہ چلانے والی ہو اور جو سینوں کو تمام تر تعصبات سے پاک کر کے انہیں للّٰہیت، اسلامیت اور ایمانی اخوت سے معطر کرنے والی ہو، وادیٔ کشمیر کو ایسی تحریک کی ضرورت تھی کہ جس کی پہچان "أشداء على الكفار" کفار کے لیے انتہائی سخت ہونا اور "رحماء بينهم" مسلمانوں کے لیے انتہائی نرم ہونا ہو اور جو تنظیموں و جماعتوں کے بیچ فاصلوں کو محبت و اخوت سے پاٹ دے اور انہیں ایک نصب العین اور ایک طریق کار دے کر "بنيان مرصوص" (یعنی سیسہ پلائی دیوار) میں تبدیل کر دے۔

الحمدللہ، ثم الحمدللہ آج وادیٔ کشمیر کے افق پر یہ اَبرِ رحمت پوری دنیا کو نظر آنے لگا ہے، آج یہ تحریک یہاں کشمیر میں انگڑائی لے چکی ہے اور برصغیر کے ہر مظلوم و محروم کو اس میں اپنی نجات اور فلاح نظر آتی ہے۔ اس مبارک تحریک کی قوتِ تسخیر اس کی دعوت و پیغام، اس کے کردار و جہاد اور اللہ پر اس کے توکل میں ہے، یہ کسی خاص گروہ یا جماعت کی نہیں، وادیٔ کشمیر کے تمام اہل ایمان اور مسلمانانِ برصغیر سمیت پوری امت کی تحریک ہے۔ برہان وانی، ذاکر موسیٰ، مفتی ہلال، سبزار احمد بھٹ اور ریحان خان جیسوں کے خون نے اس خواب میں رنگ بھر دیا ہے اور آج پورے کا پورا کشمیر، الحمدللہ 'شریعت یا شہادت' کے نعروں سے گونجتے ہوئے اس قافلے کے ہم رکاب کھڑا ہے۔

یقین رکھیے برصغیر کے میرے عزیز بھائیو!

یہ اُسی تحریک کا آغاز ہے کہ جو خراسان سے چٹاگانگ اور سندھ سے ہند تک ظلم و کفر کے علم برداروں کو تہ تیغ کر ڈالے گی اور پورے برصغیر کو کلمۂ توحید کے پرچم تلے لا کر یہاں عدل و انصاف کی بہاریں لائے گی، اس کا ایک پڑاؤ اگر آج خراسان کے دشت و صحرا ہیں تو دوسرا کشمیر و دہلی اور تیسرا پھر بیت المقدس ہوگا، اس کے راستے میں پہاڑ جتنی رکاوٹیں بھی کبھی رکاوٹ نہیں رہیں گی، وقت کے فراعنہ اور ابو جہل لاکھ اسے روکنا چاہیں، یہ رکے گی نہیں، بلکہ یہ اللہ کے اذن سے پہاڑوں اور دریاؤں کا سینہ چیر کر آگے بڑھے گی اور دنیا دیکھ لے گی کہ اس کے مقابل سب طواغیت اور اس کے راستے میں حائل یہ سب خائنین بالکل اسی طرح نامراد نظر آئیں گے، جیسا کہ آج امت کے یہ غدار اور یہ خائن خراسان میں اس مبارک تحریک کے آگے مجبور نظر آتے ہیں۔ امارت اسلامی افغانستان کی یہاں یہ کامیابی اور اس کے سامنے عرب و عجم کے طواغیت کی یہ ناکامی برصغیر میں آگے بڑھتی اس تحریکِ جہاد کا مستقبل بتا رہی ہے۔ جن کے دلوں کی آنکھیں بینا ہوں اور جو اپنے رب کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوں وہ مستقبل کا منظر نامہ آج بھی چشم تصور سے دیکھ رہے ہیں کہ وادیٔ کشمیر میں جمتی یہ مبارک تحریک کفار و منافقین کی تمام تر رکاوٹوں کو بہاتے ہوئے آگے بڑھ رہی ہے اور 'شریعت یا شہادت' کا یہ عظیم قافلہ برصغیر پر قابض ان مشرک اور خائن حکمرانوں کے تحت

روندتے اور تاج اچھالتے ہوئے ارض قدس کی طرف بڑھ رہا ہے۔ پس وہ لوگ خوش نصیب ہیں جو اپنے آپ کو اس عظیم قافلے کے انصار بنائیں اور اس فاتح لشکر کی تیاری میں اپنا خون پسینہ بہائیں۔ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اس جہاد میں شامل ہو کر اپنے لیے جہنم سے خلاصی کا سامان پیدا کرے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان مبارک ہے: " عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ ' میری امت میں سے دو گروہوں کو اللہ نے جہنم کی آگ سے محفوظ کیا ہے ' : عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ، ' ایک وہ جو ہند کے خلاف لڑے گا ' وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ " ' اور دوسرا وہ جو عیسی علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرے گا '۔

عزیز بھائیو! اپنی یہ گفتگو مسلمانان برصغیر کے نام اس درخواست پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ نے ہم میں سے ہر ایک کو جس نعمت وصلاحیت سے نوازا ہے، روز قیامت اس کے بارے میں پوچھا جائے گا، لہٰذا تمام اہل ایمان سے یہ گزارش ہے کہ اپنی جان ومال سے کشمیر میں اٹھتی اس مبارک تحریکِ جہاد کی نصرت کیجیے۔ تذکیراً یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ بھارت کے خلاف میدانِ قتال وادی کشمیر تک محدود مت سمجھیے، ہندوستانی فوج اور ہند کے یہ مشرک حکمران بھارت کے اندر یا اس سے باہر جہاں بھی ملیں، ان پر ضربیں لگائیے، آپ کی یہ ضربیں انشاء اللہ ایک عظیم تبدیلی پر منتج ہوں گی اور اس سے کشمیری بھائیوں پر کسا یہ شکنجہ ضرور بالضرور ڈھیلا پڑے گا۔ اسی طرح زبان وقلم سے بھی تحریک جہاد کو تقویت دیجیے اور اس تحریک کی دعوت ومبادی عام کرنے میں اپنا بھرپور حصہ ڈالیے۔

ذرا تصور کیجیے کہ قیامت کا روز ہے، اللہ کے سامنے ہم کھڑے ہیں اور تب پوچھا جائے کہ جب انفروا خفافاً وثقالا کی پکاریں لگ رہی تھیں اُس وقت تم کیوں اپنی چار دن کی زندگی میں مگن، میدانِ عمل سے دور تماشہ دیکھ رہے تھے؟ اور یاد رکھیے! آپ کے پاس جو صلاحیت، جو وسائل اور جو بھی ہتھیار ہیں، ان پر کسی ادارے اور حکومت کا نہیں، اس امت کے مظلوم مسلمانوں کا حق ہے۔ یہ وسائل وہتھیار اس امت مظلومہ کی امانت ہیں، پس انہیں مظلومینِ امت ہی کے دفاع میں استعمال کیجیے اور ان سے کشمیر میں محصور اپنے بھائیوں کی دادرسی کیجیے، لیکن اگر آپ ایسا نہیں کرتے ہیں تو یاد رکھیے، اللہ کے دربار میں ان کے بارے میں اُس وقت پوچھا جائے گا جب کوئی ادارہ، کوئی جرنیل اور کوئی حکمران اللہ کی پکڑ سے پھر نہیں بچا سکے گا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے "مَا مِنِ امْرِئٍ يَخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِي مَوْطِنٍ تُنْتَهَكُ فِيهِ حُرْمَتُهُ... ' کوئی بھی آدمی کسی مسلمان کو ایسی حالت میں بے یار ومددگار اگر چھوڑے کہ جب اس کی حرمت پامال ہو رہی ہو ' وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ... ' اور اس کی عزت پر ہاتھ ڈالا جا رہا ہو ' إِلَّا خَذَلَهُ اللَّهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ... ' تو اللہ اس کو ایسے وقت میں بے آسرا چھوڑے گا جب اسے مدد کی ضرورت ہو گی '۔ اللہ ہمیں مسلمانانِ کشمیر کی نصرت کی توفیق دے اور اللہ برصغیر میں اٹھتی اس عظیم جہادی تحریک کے سپاہی اور انصار ہمیں بنادے، آمین یارب العالمین۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله ربّ العالمين۔